سوال

(212)ایک بہائی کا سوال مع جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں شری نگر میں ایک بہائی آیا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو مجبور کیا کہ اس کے سوال کا جواب دیں۔ آپ ازراہ مہربانی سوال مندرجہ ذیل کا جواب ''اہل حدیث'' میں درج کر کے ہیمشکور فرمائیں (عبدالاحد ڈار9)

سوال۔ دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی شخص مدعی وحی شریعت آیا ہو اور اس نے کوئی دین باطل پش کیا ہو۔ اور اس کے ماتحت کوئی امت برپا ہوئی ہو۔ باوجود شدید مانعت کے اس کا مشن استراء پزیر ہو۔ اور مجملہ اس آیت کے جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں۔ سورۃ شوریٰ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ۔ ٢٤ سورة الشورى

مدعی الہام کا لایا ہوا دین قرار پزیر ہو۔ تو وہ صادق ہوتا ہے اس معیار پر ہر پہلو سے حضرت بہاء اللہ کا دعویٰ ثابت ہے۔ اگر کوئی شخص ازروئے قرآن غلط ثابت کرے تو میں اپنا موجودہ خیال ترک کروں گا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جھوٹے ملہموں اور مفتریوں کے لئے قرآن مجید میں دنیا میں ناکام رہنے کا کوئی زکر نہیں۔ جو کچھ ہے وہ مندرجہ ذیل آیت میں ہے۔ بس یہی آیت قابل غور ہے

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ٦٩ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ٧٠

''جو لوگ خدا پر افتراء کرتے ہیں۔ وہ اخروی نجات نہیں پایئں گے۔ ان کو دنیا میں سامان زندگی نہیں ملے گا۔ پھر ہماری طرف ان کی واپسی ہوگی۔ پھر ہم ان کو ان کے کفر کی وجہ سے سخت عذاب چکھایئں گے۔'' یہ آیت اپنا مضمون صاف بتا رہی ہے۔ کہ مفتریان علی اللہ کے لئے روز جزا نجات نہیں ہوگی۔ مگر دنیا میں ان کو سامان زندگی بے شک ملے گا۔ س معلوم ہوا کہ جھوٹے مدعی نبوت اپنی دنیاوی زندگی پوری کر کے خدا کے سامنے مجرمانہ حالت میں پہنچیں گے۔ اس سے زیادہ واضح آیت کیا ہوسکتی ہے جو بہاء اللہ ک دعویٰ کے لئے مبطل ہو واللہ الموفق

تشریح

ہمیشہ سے اہل علم اور اہل دیانت کا طریق کار یہ رہا ہے کہ اپنے دعوے کا ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر آجکل کے بعض مدعیان نے احسن طریقہ یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ دعوے پر دعویٰ کیے جاو۔ دلیل دینے کی حاجت نہیں بہائی اور قادیانی دونوں گروہوں کا یہی طریق عمل ہے ہمحیران ہیں کہ دنوں گروہوں کے علم کلام کو کس اصول پر جانچیں۔ اہل علم کے نزدیک دعوے کے ثبوت میں دعویٰ کیا جانا۔ مصادر علی المطلوب کہلاتا ہے۔ جو سخت معیوب ہے۔ افسوس کے دونوں کا علم کلام سی معیوب چیز سے بھرا پڑا ہے۔ جس کا ذکر موقع بہ موقع ہم کیا کرتے ہیں۔ اہل بہار کا یہ دعویٰ کے شریعت مستقلہ کے جھوٹے مدعی کامیاب نہیں ہوئے۔ اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ قادیانی نبوت کے پیرو کار جو بقول خود کامیاب ہیں۔ شریعت مستقلہ کے مدعی نہیں۔ بلکہ شریعت محمدی کے پیروکار ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی کامیابی ہماری کامیابی کی طرح نہیں ہے۔ ہم مستقل شریعت بہائیہ کے پیرو کار ہوکر کامیاب ہیں۔ اور وہ دین محمدی کے پیرو ہوکر کامیاب بنتے ہیں۔ یہ ہمارے خلاف نہیں ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ دونوں ناکام ہیں۔ کامیابی اس کا نام ہے کہ مدعی اپنے دعوے میں پورا اترے۔ اگر پورا نہیں اترا تو ادھورا ہے۔ تو وہ فیل ہے۔ جیسا کہ امتحانوں کی بابت یونیورسٹیوں کا قانون ہے۔ کے ان کی حد مقررہ تک نمبر پہانے والا کامیاب اونیچے رہنے والا فیل ہوتا ہے۔ ہم بڑی حیرت سے دونوں جماعتوں کا دعویٰ سنتے سنتے یہ کہنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

ہزار دعووں میں اگر ایک ہی وفا کرتے   قسم خدا کی ہم نہ تم کو بے وفا کہتے

(اخبار اہل حدیث مورخہ 27 اپریل 1945 از قلم حضرت مولانا ثناء اللہؒ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 390

محدث فتویٰ